CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

3 (42)

بابا عبداللہ
اور
درویش

بابا عبداللہ اور درویش

ताज कं॰ लाहौर

Mail

3०
४८

تاج کمپنی لمیٹڈ ریلوے روڈ لاہور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک ضروری التماس

از راہِ کرم اپنا اسم گرامی اور مکمل پتہ لکھ کر ہمیں بھیج دیجئے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنے ہاں کی مطبوعات کی مکمل فہرست وقتاً فوقتاً مفت روانہ کرتے رہا کریں۔

اگر صاحبِ علم عزیزوں، رشتہ داروں اور دوستوں کے کچھ پتے بھی لکھ دیں تو خاص احسان ہوگا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ،
پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

Mobin

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

شہر بغداد میں ایک بہت بڑا امیر سوداگر تھا جس نے اپنی تجارت سے لاکھوں روپے کمائے تھے اور بڑا نام پیدا کیا تھا۔ یہ بڑا نیک اور دل کا سخی تھا۔ لوگ اس کی بہت عزت کرتے تھے اس کا ایک لڑکا تھا جس کا نام بابا عبداللہ تھا۔ جب مرنے کے دن قریب آئے تو سوداگر نے بابا عبداللہ کو پاس بلایا محبت سے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے سمجھایا کہ بیٹا اب تم ہوشیار ہو گئے ہو۔ خدا نے اتنی سمجھ دے دی ہے کہ اپنے بُرے بھلے کو سمجھ سکتے ہو۔ ماں باپ کسی کے ہمیشہ ساتھ نہیں رہتے سب ہمارا

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وقت آ پہنچا ہے تھوڑے دن بعد دُنیا
سے سفر کر جائیں گے اور تم اکیلے رہ
جاؤ گے ۔ اس وقت سب کاروبار تمہیں کو
دیکھنا بھالنا پڑے گا اس لئے اب زیادہ کھیلنا
کُودنا ٹھیک نہیں ہے ہوش میں آ جاؤ اور
محنت اور سمجھ سے کام لے کر دوکان کا کام
سنبھالو ۔ بابا عبداللہ یہ سُن کر آنسو بھر لایا اور
اس نے اپنے ابّا جان سے وعدہ کیا کہ
انشاءاللہ جیسا آپ فرماتے ہیں ویسا ہی کروں گا
اور اس دِن سے عبداللہ نے بُرے لڑکوں
کا ساتھ چھوڑ دیا اور زیادہ وقت
کاروبار کی دیکھ بھال میں گزارنے لگا ۔

تھوڑے دن بعد کا کرنا یہ ہوا
کہ بابا عبداللہ کے ماں باپ ایک ایک
کر کے اللہ کے پیارے ہو گئے اور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

وہ بیچارہ دُنیا میں اکیلا رہ گیا - گھر میں
اللہ کا دیا سب کچھ موجود تھا - روپے
پیسے کی تو کوئی کمی نہ تھی مگر ماں
باپ کی طرح محبت اور ہمدردی کرنے
والا کوئی نہ رہا - اس کا غم عبداللہ کو
بہت ستاتا رہتا تھا - تھوڑے دن تک
یہی حالت رہی مگر پھر صبر آ گیا -
لیکن اب جو کوئی پُوچھنے والا نہ رہا،
اور عبداللہ کو بے روک ٹوک روپیہ
پیسہ اڑانے کا موقع مِلا تو اسے ماں
باپ کی نصیحت یاد نہ رہی اور لگا
بے حساب خرچ کرنے - اس کا نتیجہ یہ
ہوا کہ وہ ماں باپ کا چھوڑا ہوا
لاکھوں روپیہ تھوڑے ہی دِن میں اُس
کے دوستوں پر اور طرح طرح کی فضول خرچیوں

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

پر اُٹھ گیا۔

جب دولت بہت تھوڑی رہ گئی اور عبداللہ نے دیکھا کہ اگر اب بھی آنکھیں نہ کھولیں تو کوڑی کوڑی کو محتاج ہونا پڑے گا اس لئے اس نے سب دوستوں کو چھوڑا اور جو روپیہ بچ رہا تھا اس سے اسّی اُونٹ خریدے تاکہ اُن پر مال لاد لاد کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچائے اور اس کے نفع سے جیسے تیسے زندگی گزارے۔

اب عبداللہ کی حالت پھر سنبھل گئی اور اس کا مال خوب بکنے لگا۔ اگر وہ سستی اور کاہلی نہ چھوڑتا تو اس کی زندگی بالکل تباہ ہو جاتی۔

بابا عبداللہ اور درویش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایک دن کا ذکر ہے بابا عبداللہ کے اُونٹ سامان سے لدے پھندے بغداد سے بصرے پہنچے۔ وہاں کے سوداگروں نے عبداللہ کا سارا مال خرید لیا۔ اور یہ اُس کی قیمت لے کر خوش خوش بغداد کے راستے چل کھڑا ہوا۔

چلتے چلتے راستے میں اُسے ایک بڑی اچھی جگہ ملی جہاں چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آ رہا تھا اور سایہ دار درخت کثرت سے لگے ہوئے تھے۔ تھکا ہوا تو تھا ہی ایسی آرام کی اور ٹھنڈی جگہ دیکھی تو اپنے اونٹ وہیں چھوڑ دیئے تا کہ اچھی طرح چر لیں اور یہ بھی ذرا آرام کر لے۔ عبداللہ نے پاس ہی کے چشمے سے منہ ہاتھ دھوئے اور ایک درخت کے سائے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میں بیٹھ کر کھانا نکالا۔

ابھی بسم اللہ بھی نہ کہنے پایا تھا کہ سامنے سے ایک فقیر آتا نظر آیا جس نے دُور ہی سے عبداللہ کو سلام کیا۔

عبداللہ۔ وعلیکم السلام کیوں بابا درویش کہاں کا ارادہ ہے۔

درویش۔ بابا میں بصرے جا رہا ہوں۔

عبداللہ۔ مجھے تو بھئی بغداد جانا ہے۔

اب دونوں میں بات چیت ہونے لگی۔ اور درویش بھی عبداللہ کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا۔ درویش عبداللہ کی مہمان نوازی سے بہت خوش ہوا اور اس کو اپنا دوست بنا لیا۔

خزانے کی طرف

جب اُن کی تھکن دُور ہوئی تو درویش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

نے عبداللہ سے کہا ۔ بابا مجھے تم سے بڑی محبت ہو گئی ہے ۔ جی چاہتا ہے کچھ تمہارے کام آؤں ۔ مجھے ایک خزانے کا پتہ معلوم ہے ۔ تمہارے پاس اونٹ موجود ہیں آؤ وہاں چلیں اور ان اونٹوں پر جتنا قیمتی سامان لا سکیں لے آئیں ۔ اس کی مزدوری تم جتنی کہو گے تم کو دے دی جائے گی۔

بابا عبداللہ درویش کی یہ بات سن کر خوشی کے مارے بے حال ہو گیا اور جلدی جلدی بولا " کیا سچ مچ بابا درویش تم خزانے کا پتہ جانتے ہو ۔ وہ کہاں ہے ۔ کیا یہاں سے بہت دور ہے ۔ خدا کے لئے جلدی بولو ۔

درویش ۔ بھئی گھبراتے کیوں ہو ، تم اپنے اونٹ لے کر میرے ساتھ چلو تو میں

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

خزانے کا دروازہ تمہارے لئے کھول دوں گا۔

اس کے بعد درویش اور عبداللہ دیر تک چلتے رہے۔ بہت سے جنگلوں اور آڑے ترچھے راستوں سے گزرنے کے بعد یہ چٹیل میدان میں پہنچے جہاں ایک گول چٹان پڑی ہوئی تھی اور اس کے بیچوں بیچ میں ایک بڑا سا لوہے کا کنڈا لگا ہوا تھا۔ دونوں نے اس کو پکڑ کر بڑی محنت کے بعد سرکایا تو اس کے نیچے سے ایک خزانے کا دروازہ نکلا۔ دونوں یہ دروازہ کھول کر اندر گھسے۔

سب سے پہلے ایک کمرہ ملا۔ اس سے آگے بڑھے تو ایک بڑا دالان نظر آیا۔ یہاں جو آنکھ اٹھا کر دیکھا تو عجب تماشا تھا۔ ہر طرف بڑی بڑی دیگیں رکھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہوئی تھیں جن میں اشرفیاں، سونے کی اینٹیں اور لعل یاقوت ہیرے جواہرات بھرے پڑے تھے اور ان کی چمک دمک سے سارا دالان جگ مگ جگ مگ کر رہا تھا۔ دالان کے سامنے ایک خوب صورت سا چمن تھا جس میں عجیب قسم کے خوش نما درخت لگے ہوئے تھے اور ان پر خوش آواز پرندے چہچہا رہے تھے۔

عبداللہ کی آنکھیں یہ سب دیکھ کر چوندھیانے لگیں اور اس نے درویش کے ساتھ بڑھ بڑھ کر اشرفیاں اور جواہرات سمیٹنا شروع کئے اور جتنا سامان اپنے اونٹوں پر لاد سکتا تھا لاد لیا۔

اسی دالان میں درویش کی نظر ایک چھوٹے سے صندوق پر پڑی جس پر کچھ آڑی ٹیڑھی لکیریں اور ان پر کچھ ہندسے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ایسے بنے ہوتے تھے ۔ درویش نے جلدی سے لپک کر اس صندوقچے کو اپنی بغل میں دبا لیا ۔ اور اب یہ دونوں خزانے سے نکلے اور پھر اسی مقام کی طرف چلے جہاں بیٹھ کر کھانا کھا چکے تھے ۔

راستے میں درویش نے کہا ۔

"کیوں بابا عبداللہ ! کہو اب اپنی محنت کی کتنی مزدوری لینا چاہتے ہو ۔

"بھائی مجھ سے کیا پوچھتے ہو ۔ جتنی جی میں آئے دے دو ۔

درویش بڑا دل والا اور سخی تھا ، اس نے کہا ۔

"لو میں یہ سامان سے لدے ہوئے اونٹ آدھے آدھے بانٹ دیتا ہوں ۔ چالیس اونٹ تم لے لو اور چالیس میں لئے لیتا ہوں

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عبداللہ کو اس کی امید نہ تھی کہ درویش
اتنی سخاوت سے کام لے گا - اور ایک
دم اتنے اونٹ مزدوری میں دے ڈالیگا
اس نے درویش کا یہ جواب سنا تو
بہت زیادہ خوش ہوا اور درویش کو گلے
لگا کر اس کے ہاتھ چومے اور بہت
دیر تک اس کا شکریہ ادا کرتا رہا کہ
آپ نے مجھ پر اتنا بڑا احسان کیا
ہے جسے کبھی نہ بھولوں گا - اس کے
بعد جب یہ دونوں ایک دوسرے سے
رخصت ہونے لگے تو ہر ایک نے اپنے
اپنے حصے کے خزانے سے لدے ہوئے اونٹ
الگ کر لئے - اب عبداللہ آنکھوں میں آنسو
بھر کر بولا - "اچھا پیارے دوست خدا حافظ
اللہ نے چاہا تو پھر ہماری تمہاری ملاقات

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

جلد ہو گی ۔"

اس کے جواب میں درویش نے بھی اتنی جلدی جدا ہونے پر افسوس ظاہر کیا اور عبداللہ پر ایک محبت بھری نظر ڈال کر بصرے کے راستے پر ہو لیا ۔ عبداللہ نے بغداد کی طرف قدم بڑھائے ۔

بابا عبداللہ کی لالچ

یوں تو عبداللہ امیر ماں باپ کا بیٹا تھا ۔ اس کے یہاں دولت کی کوئی کمی نہ تھی ۔ مگر اس پر بھی طبیعت کا بڑا لالچی تھا ۔ اس کی نیت اچھی نہ تھی ۔ تھوڑی چیز پر خوش ہونا یا صبر کرنا جانتا ہی نہ تھا ۔ ہیرے جواہرات اور اشرفیوں سے لدے ہوئے چالیس اونٹ اتنے زیادہ تھے کہ لالچ نہ کرتا تو یہ مال

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اس کی زندگی بھر ختم نہ ہوتا بلکہ اس کے بیٹے پوتے تک چین سے بسر کر لیتے ۔ مگر لالچ آدمی کی آنکھیں بند کر دیتی ہے اور اُسے بُرا بھلا کچھ نہیں سُوجھتا صرف مطلب ہی کی بات سمجھ میں آتی ہے ۔

وہ تھوڑی ہی دُور چلا تھا کہ اس کی نیّت میں خرابی آئی ۔ دِل میں سوچا کہ " درویش ایک بھلا آدمی معلوم ہوتا ہے اور دِل کا سخی بھی ہے ۔ اگر میں اس سے دس اُونٹ اور مانگ لوں تو کیا بُرائی ہے ۔ یقین ہے کہ وہ انکار نہ کرے گا ۔" یہ سوچ کر وہ اُلٹے قدموں واپس ہوا اور جلدی جلدی درویش کے پاس پہنچ کر اُسے زور سے پکارا کہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اے بھائی درویش، اے بھائی درویش ذرا ٹھہرنا ایک بات اور سنتے جاؤ۔"

درویش دل میں گھبرایا کہ خدا جانے ایسی کون سی ضروری بات ہے جو یہ اتنا پریشان ہو کر پلٹ آیا ہے۔ وہ عبداللہ کی طرف مڑا اور اس سے کہا کیوں بھئی خیر تو ہے" کیسے آئے۔

عبداللہ نے کہا "نہیں کوئی ایسی خاص بات تو نہیں۔ بس جی میں آئی کہ پھر خدا جانے کب ملیں ذرا دو دو باتیں اور کر لیں۔ یہ سوچ کر چلا آیا اور سچ پوچھو تو بھائی تم نے اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ میں اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا اور ہاں ایک بات یہ کہنا تھی کہ مجھے اس کا بڑا ڈر

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ہے کہ کہیں یہ چالیس اونٹ تم سے
نہ لے جاتے بنے تو کیا ہو گا۔ میرا
خیال ہے کہ تم ان میں سے دس
اونٹ مجھے دے دو تو بات آسان ہو
سکتی ہے۔ باقی تیس اونٹ تم لے کر
مزے سے چلے جاؤ۔ راستہ آسانی سے
کٹ جائے گا اور تمہیں کوئی مشکل نہ
ہو گی۔"

درویش یہ سن کر مسکرایا اور اس
نے کہا۔ خیر کوئی ایسی بات نہیں، تم
نے اچھا کیا۔ چلے آئے۔ رہی اونٹوں
والی بات تو وہ بھی تم نے ٹھیک ہی
کہی، لو بھئی دس اونٹ اور اپنے ساتھ
لے لو اور اللہ کی امان میں قدم بڑھاؤ
دیر نہ کرو۔

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بابا عبداللہ کے دِل کی مراد پُوری ہوئی خوش خوش بڑھا اور دس اونٹ اپنے ساتھ لے کر تیس درویش کے لئے چھوڑ دیئے - اس کے بعد اُسے سلام کیا اور ایک بار پھر گلے مِلا - پھر بناوٹ سے آنکھوں میں آنسو بھر کر اس سے رخصت ہوا - مگر دِل میں بڑا خوش تھا کہ اتنی سی بات کہہ کر دس اُونٹ جواہرات سے لدے ہوئے اور ہاتھ آ گئے -

دس اونٹ اور

بابا عبداللہ ابھی زیادہ دُور نہ گیا تھا کہ لالچ نے پھر ستایا اور اس کے دل میں یہ خیال آیا کہ درویش تو سچ مچ بڑا ہی سخی اور سیدھا سادھا نیک آدمی ہے - میں نے اس سے جو

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

مانگا اُس نے بغیر ہچکچائے ہوئے فوراً دے دیا - اور واقعی وہ ایک فقیر شخص ٹھہرا اُسے اتنی دولت سے کیا کام اس کے لئے یہ تیس اُونٹ بھی بہت ہیں - آؤ اس سے دس اُونٹ اور مانگ لوں - اس طرح میرے پاس خزانے سے لدے ہوئے ساٹھ اونٹ ہو جائیں گے اور میں سب سے زیادہ مالدار آدمی بن جاؤں گا - مجھے یقین ہے کہ وہ اب بھی میری بات نہ ٹالے گا -

اب وہ پھر پلٹا اور پہلے کی طرح چلّا کر درویش کو آواز دی "اے میاں درویش ، اے میاں درویش" درویش نے پلٹ کر دیکھا ، اور کہا "کیوں بھائی ، اب کیا بات ہے" - عبداللہ نے جواب دیا -

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کیا کہوں بھائی درویش مجھے رہ رہ کر
یہی خیال ستاتے جاتا ہے کہ تم اکیلے
ہو اور تمہارے ساتھ یہ تیس اونٹ ہیں۔
یہ تم سے کیسے سنبھالے جائیں گے۔ ہاں
اگر تم دس اونٹ اور مجھے دے دیتے تو
یقین ہے کہ بیس اُونٹ تمہارے ساتھ
آسانی سے چلے جائیں گے۔"

درویش بولا

"اچھا بھائی لو دس اونٹ اور لے
جاؤ۔ خدا تمہیں برکت دے۔ اب منزل
کھوٹی نہ کرو۔"

بابا عبداللہ نے درویش کا شکریہ ادا کر
کے دس اُونٹ اور لے لئے اور خوش خوش
قدم بڑھاتا ہوا اپنا راستہ لیا۔

دس اَور

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

عبداللہ آہستہ آہستہ بغداد کے راستے پر چل رہا تھا اور اپنے دل ہی دل میں کہہ رہا تھا۔ "اب میں دُنیا کا سب سے زیادہ مالدار آدمی ہوں۔ میرے پاس اتنی دولت ہے کہ بادشاہوں کے خزانوں میں بھی نہ ہوگی۔ اور یہ سب اس سخی درویش کی مہربانی ہے۔"

مگر تھوڑی دُور چلنے کے بعد اس نے پھر سوچا کہ یہ تو سب ٹھیک ہے لیکن اگر درویش مجھے دس اونٹ اور دے دے تو میرے پاس ستّر اونٹ ہو جائیں گے۔ اس لئے میں کسی نہ کسی طرح اتنے اور اس سے لے لوں تو ٹھیک ہو گا۔

یہ سوچتے ہی وہ پھر جلدی جلدی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

درویش کی طرف مڑا اور اسے آواز دے کر کہا - میاں درویش میں یہی سوچتا ہوں کہ تم ٹھہرے ایک اللہ والے فقیر آدمی تمہیں مال و دولت سے کیا کام - دس اونٹ بھی تمہاری زندگی بھر کے لئے بہت ہیں تمہارے پاس جو بیس رہ گئے ہیں ان میں سے دس اور مجھے دے دو تو بھائی میں عمر بھر تمہارا احسان نہ بھولوں گا۔"

درویش پھر مسکرا دیا اور اس سے کہا - "لو میاں تمہارے دل میں جتنے آئیں لے لو۔"

عبداللہ نے یہ سن کر درویش کے ہاتھ چوم لئے اور بے حد خوش ہو کر اونٹوں پر قبضہ کر لیا -

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

رہے سہے دس بھی!

ستّر اونٹ پا کر بھی عبداللہ کی نیّت نہ بھری - وہ دس بارہ قدم ہی چلا تھا کہ پھر طمع زور کرنے لگی اور اُس نے جی میں کہا - درویش نیک دل تو ہے ہی - اور بڑے دِل والا بھی ہے مگر ساتھ ہی کمزور بھی اِتنا ہے کہ میرا مقابلہ نہیں کر سکتا - اگر میرے اونٹ نہ ہوتے تو وہ خزانے سے اِتنا مال کیسے لا سکتا تھا - آخر ان اونٹوں کا مالک تو میں ہی ہوں - باقی دس بھی اُس کے پاس کیوں رہنے دوں - اگر میرا کہنا نہ مانے گا تو زبردستی لڑ کر لے لوں گا - پھر بھی نہ مانا تو اُسے مار ڈالوں گا اور اپنے پورے اسّی اونٹ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

ساتھ لے کر بغداد چلا جاؤں گا۔ جب اتنا بڑا خزانہ جس میں بے حساب اشرفیاں اور ہیرے جواہرات بھرے پڑے ہیں میرا اور فقط میرا بن جائے گا تو بغداد تو کیا دنیا بھر میں میرے برابر کوئی مالدار نہ رہے گا میں ہی بہت بڑا امیر اور دولت مند بن جاؤں گا اور سب لوگ میرے محتاج رہیں گے۔"

یہ خیال کر کے وہ پھر تیزی سے درویش کی طرف بڑھا اور اسے آواز دی۔ درویش عبداللہ کی اس بات سے تنگ آ گیا تھا کہ یہ بار بار ایسا ہی کئے جاتا ہے اور کسی طرح اس کی نیت نہیں بھرتی مگر وہ ناراض نہیں ہوا اور اس نے پلٹ کر کہا "آخر اب کیا چاہیئے۔

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

میاں عبداللہ"۔

عبداللہ نے کہا ۔ بھائی درویش بات یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرتے ہو اور جو لوگ عبادت کرتے ہیں یہ مال اور دولت ان کے لئے مصیبت بن جاتی ہے۔ وہ باقی اونٹ بھی تم مجھے دے دیتے تو اللہ اللہ کرنے میں تمہارا جی خوب لگتا ۔ میں سمجھتا ہوں تم وہ بھی دے ڈالو تو اچھا ہے"۔

درویش بھی کوئی ایسا ویسا دل کا چھوٹا نہ تھا ۔ اس نے ہنس کر کہا۔

"لو بھائی تم بھی کیا یاد کروگے یہ باقی اونٹ بھی لے جاؤ ۔ اب تو خوش ہوئے"۔

عبداللہ واقعی اب حد سے زیادہ خوش

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تھا - اس نے درویش کو گلے لگایا اور وہ اونٹ بھی لے کر رخصت ہوا -

نرالا صندوق

مثل مشہور ہے لالچ بُری بلا ہوتی ہے - لالچی آدمی کبھی چین نہیں پاتا وہ ہمیشہ کسی نہ کسی غم میں گھلتا رہتا ہے -

عبداللہ کے دِل کو اب بھی صبر نہ آیا اور ذرا آگے چل کر اس نے دِل میں سوچا "آخر درویش نے اپنے سارے اونٹ اتنی آسانی سے کیوں دے دیئے معلوم ہوتا ہے - وہ جو چھوٹا صندوقچہ اس نے خزانے میں اپنی بغل میں دبا لیا تھا اس اتنی قیمتی چیزیں ہیں جو اس تمام دولت سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

کچھ بھی ہو میں یہ صندوقچہ بھی اس کے
پاس نہ رہنے دوں گا، اور اُسے لے
کر ہی رہوں گا۔ خوشی سے نہ دیگا
تو چھین لوں گا۔ اور پھر اگر وہ
لڑے گا تو مار ڈالوں گا۔

اب اس نے ایک بار پھر درویش
کو زور سے پکارا۔ اب تو درویش کے
چہرے پر بھی بل پڑ گئے غریب کہاں
تک صبر کرتا۔ پھر بھی اس نے اپنے
آپ کو سنبھالا اور عبداللہ کی طرف
مڑ کر کہا۔" بھائی تم نے یہ کیا لگا
رکھا ہے۔ بار بار جاتے ہو اور پھر
پلٹ آتے ہو۔ خیر، کہو، اب کیا کہتے ہو۔
عبداللہ۔ کچھ نہیں بھائی درویش میں صرف
یہ پوچھنے آیا ہوں کہ وہ جو صندوقچہ

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

تم نے خزانے میں سے اُٹھایا تھا کم سے کم یہ تو بتا دو کہ اس میں کیا خاص بات ہے جو تم اسے یوں کلیجے سے لگائے رہتے ہو؟

درویش - میاں جب میں نے تمہیں اپنا دوست بنا لیا تو اب تم سے کیا چھپاؤں گا - لو سنو واقعی یہ صندوقچہ بڑے کام کا ہے - اس میں ایک کاجل ایسا لاجواب رکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بائیں آنکھ میں لگا لے تو اُسے زمین کے سارے خزانے نظر آنے لگیں - لیکن اگر دائیں آنکھ میں لگائے تو اس کی دونوں آنکھوں کی روشنی جاتی رہے اور وہ بالکل اندھا ہو جائے گا

اب تو بابا عبداللہ کی لالچ اور بڑھی

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

اور اس نے اپنا دل میں کہا - یہ کاجل تو بہت بڑی نعمت ہے - اس سے زیادہ فائدے کی چیز کونسی ہو سکتی ہے اس نے درویش کی بڑی خوشامد کی اور اس سے کہا -

"بھائی درویش سچ تو یہ ہے میں نے تمہارا جیسا شریف اور محسن شخص کوئی نہیں دیکھا - جہاں تم نے مجھ پر اتنے احسان کئے ہیں - کیا اتنی مہربانی اور نہ کروگے کہ ایک ذرا سا کاجل میری بائیں آنکھ میں لگا دو تاکہ میں بھی اس کاجل کا فائدہ دیکھ لوں"

درویش نے کہا "اچھا بھائی لگا دیتا ہوں" یہ کہہ کر درویش نے صندوقچہ کھولا اور اس میں سے ایک ہرے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چمک دار پتھر کی خوب صورت سی ڈبیا نکالی اور اس میں سے تھوڑا کاجل لے کر عبداللہ کی بائیں آنکھ میں لگا دیا۔ کاجل لگتے ہی عبداللہ کی عجب حالت ہوئی سچ مچ اس کو زمین کے سارے خزانے نظر آنے لگے۔ اسے اس بات سے اتنی خوشی ہوئی کہ وہ ناچنے لگا۔ اور اس نے لپک کر درویش کو گود میں اٹھا لیا۔

مگر کیا عبداللہ کی نیت بھر گئی تھی۔ ہرگز نہیں۔ اتنی بڑی نعمت پانے کے بعد بھی اس کی ہوس کا وہی حال تھا۔ اب اور کچھ نہیں تو اسے یہ خیال آیا کہ جب ایک آنکھ میں کاجل لگانے سے زمین کے سارے خزانے نظر آنے لگے تو دوسری آنکھ میں لگانے سے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

سے نہ جانے کتنے اور کیسے کیسے فائدے ہوں گے - ہو نہ ہو یہ درویش اب مجھے دھوکا دے رہا ہے اور کنجوسی سے کام لے رہا ہے" یہ سوچ کر اس نے درویش سے کہا - "بھائی میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں تم تو میری دائیں آنکھ میں بھی کاجل لگا دو"

درویش نے اسے بہت سمجھایا کہ دیکھو ضد نہ کرو اس کا نتیجہ بہت برا ہوگا مفت میں اندھے ہو جاؤ گے۔

مگر عبداللہ کہاں ماننے والا تھا - اس نے خیال کیا "درویش جھوٹ بول رہا ہے اور مجھے باتوں میں بہلانا چاہتا ہے"

اس نے پھر پوری قوت کے ساتھ فرمائش کی - اب یہ حالت تھی کہ درویش بار

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بار سمجھاتا تھا اور عبداللہ کسی طرح نہ مانتا تھا۔ وہ جتنا انکار کرتا تھا اتنا ہی اس کا تقاضا بڑھتا جاتا تھا۔

لالچ کا نتیجہ

جب درویش نے دیکھا کہ عبداللہ کسی طرح اس بات پر یقین نہیں کرتا اور نہ کسی طرح اس کی لالچ دُور ہوتی ہے تو اُسے غصہ آ گیا اور اس نے بگڑ کر کہا "تم نہیں مانتے تو تمہیں اس طمع کی سزا بھی بہت جلد مل جائے گی۔

یہ کہہ کر درویش نے وہی کاجل اس کی دائیں آنکھ میں بھی لگا دیا۔ کاجل لگانا تھا کہ عبداللہ دونوں آنکھوں سے اندھا ہو گیا۔ اور وہ درد کے مارے

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

چیخنے لگا ۔ اب اس کی عقل ٹھکانے آئی اور وہ بے حد شرمندہ ہوا کہ میں نے بہت بُرا کیا جو درویش کا کہنا نہ مانا، اور لالچ پر لالچ کئے گیا ۔ مگر اب پچھتانے سے کوئی فائدہ نہ تھا وہ روتا تڑپتا رہا ۔ درویش نے اسی حال میں زور سے ایک لات ماری اور کہا "ایسا لالچی آدمی کسی ہمدردی اور مہربانی کے لائق نہیں" یہ کہہ کر اس نے وہ سارے اونٹ اپنے قبضے میں کر لئے اور انہیں لے کر بصرے چلا گیا ۔

عبداللہ کا انجام

عبداللہ اب کہیں جانے آنے کے قابل نہ تھا ۔ آنکھیں جانے کے بعد ٹٹول ٹٹول کر بڑی مشکل سے چلتا تھا اور راستہ بھول

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

بھول جاتا تھا۔

اس وقت اسے اپنی غلطیاں ایک ایک کر کے یاد آ رہی تھیں اور وہ ان پر رونا اور کڑھتا جاتا تھا کہ اگر میں نے اتنی لالچ نہ کی ہوتی تو میرا اتنا برا انجام نہ ہوتا۔ افسوس میں نے کیسی کیسی نعمتیں اسی طمع کی وجہ سے کھو دیں۔"

وہ اسی غم اور غصے کی حالت میں ٹھوکریں کھاتا ہوا ایک جنگل سے گزرا جہاں ایک بھوکا شیر شکار کی تاک میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے عبداللہ کو دیکھتے ہی اس پر حملہ کیا اور ایک ہی وار میں اسے مار کر کھا گیا۔

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri

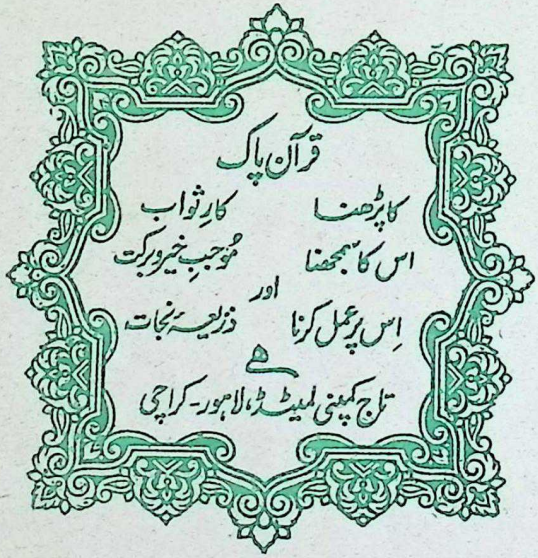

CC-0. In Public Domain. Digitization by eGangotri